رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

DELHI JUN 30 1931 DELHI

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

انتظار ہے ماہر پیشوائی
سرشتہ عام طباعت شاہی
سرشتہ ان معاونین

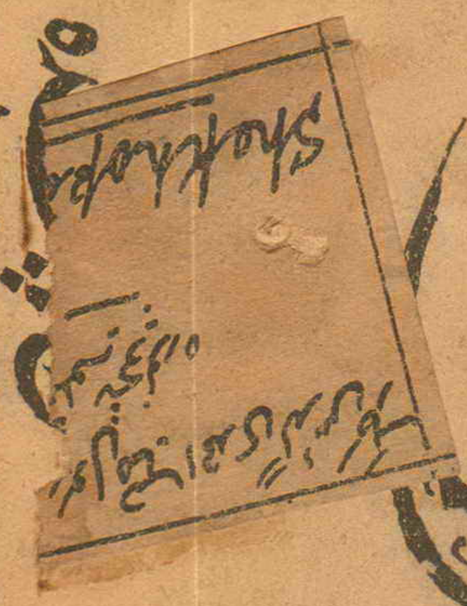

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۱ء مطابق ۸ رمضان سنہ ۱۳۴۹ھ | نمبر ۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر معمولی رعایت

اس پرچہ کے صفحہ ۱۲ پر فاروق بک ایجنسی کی کتابوں میں غیر معمولی رعایت کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو صرف ماہ رمضان المبارک کیلئے ہے۔ نیز جدید خریداران فاروق کیواسطے بھی بہت رعایت دیگئی ہے۔ کہ جو اس ماہ مبارک میں فاروق کے خریدار ہونگے۔ وہ اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ لہذا اس موقعہ سے مقدور بھر فائدہ اٹھانا چاہیئے (مینجر فاروق)

یاد رہے

ڈاک خانہ نے اب یہ نیا قاعدہ جاری کیا ہے۔ کہ آئندہ وی پی تین دن سے زیادہ ڈاک خانہ میں امانت نہ رکھا جائیگا لہذا فوراً وی پی وصول کر لینا چاہیئے۔

دوبارہ اطلاع

پس جن خریداران نے فاروق کے وی پی واپس کئے ہیں۔ اور جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان سب کے نام دوبارہ یکم فروری سنہ ۳۱ء کو وی پی ارسال ہونگے۔ وہ ضرور وصول فرما کر ثواب حاصل کریں۔

دل میں ہو تیری محبت جان ہو تجھ پر نثار

(ایک نوجوان احمدی کے جذبات)

اے خدا میں مبتلا ہوں در گناہان بے شمار
پھنس گیا ہوں بحر عصیاں میں کچھ ایسا بے طرح
دل سے ہوں میں غمزدہ آنکھوں سے ہیں آنسو رواں
اے میرے مولا میں کس سے یہ کروں قصے بیان
میری بے نالی و بے چینی و ارمان جو بھی ہیں
دیکھتا ہوں اپنی حالت حوصلہ بڑھتا نہیں
اے خدا بس تیرے آگے ہی ہے سب عرض و بکا
یا خدا تو اپنے فضلوں سے مجھے بس ڈھانپ لے
پستیاں میری۔ گناہ میرے۔ مرے نقص و عیوب
مشکلیں سب دور کر کلفت کو بھی یکسر مٹا
مجھ میں وہ جوہر ہوں پیدا۔ جس سے دنیا دیکھ لے
اے مرے مولا تری قدرت سے یہ کیا ہے بعید

کچھ نہیں اُمید بچنے کی بھی اور ہوں بے قرار
کرتا ہوں کوشش مگر ہوتی نہیں ہے ناؤ پار
چاہتا ہوں بچ کے نکلوں پر نہیں ہے اختیار
دل میں یہ تسکین ہے مجھ کو جانتا ہے میرا یار
میری طاقت میری ہمت سب ہیں تجھ پہ آشکار
گر تو تیرا آسرا ہو موت ہو مجھ پہ سوار
تو ہی میرا ملجاء ماویٰ تو ہی ہے غمگسار
دل میں ہو تیری محبت جان ہو تجھ پر نثار
عدم استقلال اور سستی کو کر دے دُور پار
ہاتھ ہو میرا کشادہ ہو سخاوت سے نہ عار
تیرے سب تازہ نشاں اور تیری رحمت کی بہار
تو ہی ہے قیوم و قادر اے مرے پروردگار

مجھ کو تو ایسا بنا جو تیری راہ میں مر مٹوں
سُن رہا ہے تو دعا اقبلتؔ کہدے ایک بار

(بشیر احمد احمدی از لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں ؛

(۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ صاحبزادگان ومتعلقین خاندان رسالت خیریت سے ہیں ؛

(۳) دارالامان میں پہلا روزہ ۲۱ رجنوری ۱۹۳۱ء کو بروز بدھ رکھا گیا۔

(۴) درخواست دعا:۔ ایس۔ ایم۔ بی۔ اے ابنا سے احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ وہ عرصہ پانچ ماہ سے بعارضہ زکام مبتلا ہیں۔ ان کی جسمانی وروحانی کامل صحت کیلئے دعا فرماویں۔ اور ثواب حاصل کریں ؛

(۵) مکرمی ماسٹر عبدالصادق صاحب راہبر جہلم سے دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کے والد بزرگوار عرصہ بیس پچیس یوم سے بخار میں مبتلا ہیں ناظرین فاروق ان کی صحت کلی کے واسطے دردِ دل سے دعا فرماویں ؛

(۶) مکرمی شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس سکھر جمیع احباب کرام وبزرگان ملت کی خدمت بابرکت میں بعجز درخواست کرتے ہیں۔ کہ ازراہ کرم۔ للہ۔ اس ماہ مبارک میں بالالتزام دردِ دل سے دعا فرماویں۔ کہ بعض معاندین اور حاسدین ان کے سخت درپے آزار ہیں۔ اور ان کے برخلاف شدید کارروائیاں کر رہے ہیں۔ خدا ان کو سب کے شر اور سازشوں اور منصوبوں سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ اور ہر ابتلاء سے بچائے۔ آمین ؛

(۷) یہ خبر نہایت افسوس سے لکھی جاتی ہے۔ کہ قاضی محمد علی صاحب نوشہروی کا اپیل ہائی کورٹ سے نامنظور ہو کر سزا پھانسی بحال رہی ؛

ایک حسرت ناک موت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ایک ٹیچر چوہدری غلام محمد صاحب کو ان کے ایک رشتہ دار عبدالرحمن نے ۲۳ رجنوری کو بوجہ مغرب کسی خانگی تنازعہ کی وجہ سے نہایت سخت حملہ کرکے کلہاڑی سے ان کا سر پھاڑ دیا۔ فوراً ان کو نور ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں پر انچارج نور ہسپتال مکرمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن اور ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب اسسٹنٹ سرجن نے پوری تندہی سے سر کے زخم کو ٹانکے لگائے۔ اور بڑی غور وپرداخت ان کی صحتیابی کے لئے کی گئی۔ مگر قضاء الٰہی کے آگے کسی کی پیش نہ چلی۔ اور یہ نوجوان سعید الفطرت بے شر انسان ۲۴ رجنوری کی شب کے انجے بعد اسی ضرب کاری سے فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حملہ آور عبدالرحمن اسی دن ۲۳ رجنوری کو پولیس کے حوالہ کر دیا گیا تھا۔ جو زیر حوالات ہے۔ ہنوز چالان نہیں ہوا۔ ۲۴ رجنوری کو مرحوم کی نعش ڈاکٹری ملاحظہ کے لئے بحراست پولیس گورداسپور بھیجی گئی۔ وہاں سے بعد معائنہ رات کو واپس آئی۔ اور ۲۵ رجنوری کی صبح کو تمام احمدیان قادیان نے باقتداء حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نماز جنازہ ادا کی۔ اور دوپہر ۱۲ بجے کے قریب احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے دست مبارک سے جنازہ کو کندھا دیا۔ اس نوجوان بے گناہ کے اس طرح مارے جانیکا ہر زن ومرد جوان اور بزرگ اپنے اور بیگانہ کو بے حد رنج والم ہے۔ مرحوم کی شادی ہو چکی تھی۔ مگر ابھی رخصتانہ نہیں ہوا تھا۔ کہ پیغام اجل آگیا۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک ہمشیرہ ہے۔ اور ایک ماموں ہیں۔ جو ضلع اٹک کے کسی سکول میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔ خدا ان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں بمقام قرب داخل فرماوے۔ اور ظالم حملہ آور کو اس کے کیفر کردار کو پہنچاوے۔ آمین۔ (مفصل آئندہ)

فائدہ اٹھاؤ

ماہ رمضان المبارک کیلئے کیلنڈر

اس پرچہ کے صفحہ ۱۲ پر جو اعلان رعایتی قیمت کی اور بتعداد محدود فروختگی کے لئے خاص انعام دیئے جانیکا شائع ہوا ہے احباب اس سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنی اپنی لائبریریوں کو ان لاجواب کتابوں سے مکمل کریں۔

(مینیجر فاروق)

اشک حسرت

(عزیز محترم چوہدری غلام محمد صاحب کیمل پوری کی تربت پر)

اکمل محزون کی آنکھوں سے

میرے پیارے تمہیں کیا نوجوانی میں ہی مرنا تھا
انہی ہاتھوں سے کیا تم کو سپرد خاک کرنا تھا
تنِ نازک نہ سہہ سکتا تھا کیا اک لطمۂ طوفان
تمہیں کچھ اور ابھی اس بحرِ ہستی میں ابھرنا تھا
تمہیں خالہ نے پالا جن امیدوں سے مٹیں یکسر
مکان تو بنا کر کس کو آباد اس میں کرنا تھا
لٹا جس کا سہاگ اس دل کی حالت آہ کیا ہوگی
لکھا قسمت میں گیسوئے معنبر کا کترنا تھا
ابھی کچھ قند پارس کا مزا لینے نہ پائے تھے
تمہاری تربیت سے اور بچوا کو سدھرنا تھا
مجھے معلوم ہے پچپن کی آفر بارہا آئی
تمہیں تو قادیان کے واسطے انکار کرنا تھا
تمہارے حسنِ روز افزوں سے میرا شوق خائف تھا
مثال برق دم بھر ہی چمک کر کیا؛ گذرنا تھا
بہارِ حسن کچھ بھی دیکھنے پائیں نہ یہ آنکھیں
ابھی رنگت نکھرنا تھی ابھی تم کو سنورنا تھا
خدا شاہد ہے تجھ سا نیک وصالح اور کم دیکھا
جوانی میں تو محبوبِ قلوبِ پیر و برنا تھا
نظر قربان ہو ہو جاتی شرمیلی اداؤں پر
تصدق دل ہوا کرتے زبانوں پر شکر نا تھا
تمہاری آمدِ اول وہ مجھ کو یاد ہے اب تک
نگاہوں سے گذر کر دل کے اندر جا اترنا تھا
بڑی محنت سے یہ نقش محبت ہم نے کھینچا تھا
تو کیا؛ رنگ فنا ہی اس میں آکے تم کو بھرنا تھا
یہ کیا انداز ہے؛ یوں منہ لپیٹے جاتے ہو ہم سے
تبسم سے ہمارے زخم پر مرہم تو دھرنا تھا
نہ چھوڑا ساتھ جس کا مقبرے تک بار ہا تم نے
اسے بھی ساتھ اپنے لے کے میری جان مرنا تھا
تمہاری قبر پر رحمت خدا کی روز برسے گی
ہماری آنکھ اکمل دیکھنے کو آہ ترسے گی

کامنظر پھاہان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۱ء

کلام الامام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اتمام الحجۃ علی المخالفین

سید احمد خانصاحب کے سی۔ ایس۔ آئی

سید صاحب اپنے رسالہ الدعا والاستجابت میں اس بات سے انکاری ہیں۔ کہ دعا میں جو کچھ مانگا جائے۔ وہ دیا جائے۔ اگر سید صاحب کی تحریر کا یہ مطلب ہوتا۔ کہ ہر یک دعا کا قبول ہونا واجب نہیں۔ بلکہ جس دعا کو خدا تعالےٰ قبول فرمانا اپنے مصالح کی رو سے پسند فرماتا ہے۔ وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔ ورنہ نہیں تو یہ قول بالکل سچ ہوتا۔ مگر سرے سے قبولیت دعا سے انکار کرنا تو خلاف تجارب صحیحہ و عقل و نقل ہے۔ ہاں دعاؤں کی قبولیت کے لئے اس روحانی حالت کی ضرورت ہے۔ جس میں انسان نفسانی جذبات اور میل غیر اللہ کا چولہ اتار کر اور بالکل روح ہو کر خدا تعالےٰ سے جا ملتا ہے۔ ایسا شخص مظہر العجائب ہوتا ہے۔ اور اس کی محبت کی موجیں خدا کی محبت کی موجوں سے یوں ایک ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ دو نشاف پانی دو متقارب چشموں سے جوش مار کر آپس میں ملکر بہنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا آدمی گویا خدا کی مشکل دیکھنے کیلئے ایک آئینہ ہوتا ہے۔ اور غیب الغیب خدا کا اس کے عجائب کاموں سے پتہ ملتا ہے۔ اس کی دعائیں اس کثرت سے منظور ہوتی ہیں۔ کہ گویا دنیا کو پوشیدہ خدا دکھا دیتا ہے۔ سو سید صاحب کی یہ غلطی ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ کاش اگر وہ چالیس دن تک بھی میرے پاس رہجاتے۔ تو نئے اور پاک معلومات پا لیتے۔ مگر اب شاید ہماری اور ان کی عالم آخرت میں ہی ملاقات ہوگی۔ افسوس کہ ایک نظر دیکھنا بھی اتفاق نہیں ہوا۔ سید صاحب اس اشتہار کو غور سے پڑھیں۔ کہ اب ملاقات کی عوض جو کچھ ہے۔ یہی اشتہار ہے۔ *

اب اصل مطلب یہ ہے۔ کہ کرامات الصادقین کے ٹائٹل پیج کے آخیر صفحہ پر اور برکات الدعا کے ٹائٹل پیج کے صفحہ اوّل کے سر پر میں نے یہ عبارت لکھی ہے۔ کہ نمونہ دعائے مستجاب اور پھر اس میں پنڈت لیکھرام کی موت کی نسبت ایک پیشگوئی کی ہے۔ اور کرامات الصادقین وغیرہ میں لکھدیا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کا الہام دعا کے بعد ہوا ہے۔ کیونکہ امر واقعی یہی تھا۔ کہ اس شخص کی نسبت جو توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا۔ دعا کی گئی تھی۔ اور خدا تعالےٰ نے صریح کشف اور الہام سے فرما دیا تھا۔ کہ چھ برس کے عرصہ تک ایسے طور سے اس کی زندگی کا خاتمہ کیا جائیگا جیسا کہ وقوع میں آیا۔ اب اس پیشگوئی میں حقیقت کے طالبوں کیلئے دو نئے ثبوت ملتے ہیں۔ اوّل یہ کہ خدا اپنے کسی بندہ کو ایسے عمیق غیب کی خبر دے سکتا ہے۔ جو دنیا کی تمام نظر میں غیر ممکن ہو۔ دوسرے یہ کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اگر آپ آئینہ کمالات کا وہ اشتہار جس کے اوپر چند شعر ہیں۔ اور کرامات الصادقین کا وہ الہام جو صفحہ آخری ٹائٹل پیج پر ہے۔ اور برکات الدعا کے دو ورق ٹائٹل پیج کے اور نیز حاشیہ آخری صفحہ کا ایک مرتبہ پڑھ جائیں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ آپ جیسا ایک منصف مزاج فی الفور اپنی پہلی رائے کو چھوڑ کر اس سچائی کو تعظیم کے ساتھ قبول کرے۔ اگرچہ یہ پیشگوئی بہت ہی صاف ہے۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ یہ دن بدن زیادہ صفائی کے ساتھ لوگوں کو سمجھ آتی جائیگی۔ یہاں تک کہ کچھ دنوں کے بعد تاریک دلوں پر بھی اس کی ایک عظیم الشان روشنی پڑیگی۔ اکثر حصہ اس ملک کا ایسے تاریک دلوں کے ساتھ پُر ہے۔ جن کو خبر نہیں۔ کہ خدا بھی ہے۔ اور اس سے ایسے تعلقات بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ پس جیسے جیسے مچھلی پتھر کو چاٹ کر واپس ہوگی۔ ویسے ویسے اس پیشگوئی پر یقین بڑھتا جائیگا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے۔ کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔ ابھی وہ بچے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں۔ کہ ایک ہستی قادر مطلق موجود ہے۔ مگر وہ وقت آتا ہے۔ کہ ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور زندہ خدا کو اس کے عجائب کاموں کے ساتھ بجز اسلام کے اور کسی جگہ نہیں پائیں گے۔

آپ کو یہ بھی یاد دلاتا ہوں۔ کہ ایک پیشگوئی میں نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں آپ کی نسبت بھی کی تھی۔ کہ آپ کو اپنی عمر کے ایک حصہ میں ایک سخت غم و ہم پیش آئے گا۔ اور اس پیشگوئی کے شائع ہونے سے آپ کے بعض احباب ناراض ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اخباروں میں رد چھپوایا تھا۔ مگر آپ کو معلوم ہے۔ کہ وہ پیشگوئی بھی بڑے ہیبت کے ساتھ پوری ہوئی اور یکدفعہ ناگہانی طور سے ایک شریر انسان کی خیانت سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے نقصان کا آپ کو صدمہ پہنچا۔ اس صدمہ کا اندازہ آپ کے دل کو معلوم ہوگا۔ کہ اس قدر مسلمانوں کا مال ضائع گیا۔ میرے ایک دوست میرزا خدا بخش صاحب مسٹر سید محمود صاحب سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا کہ اگر میں اس نقصان کے وقت علی گڈھ میں موجود نہ ہوتا۔ تو میرے والد صاحب ضرور اس غم سے مر جاتے۔ یہ بھی میرزا صاحب نے سنا کہ آپ نے اس غم سے تین دن روٹی نہیں کھائی۔ اور اس قدر قومی مال کے غم سے دل بھر گیا۔ کہ ایکمرتبہ غشی بھی ہوگئی۔ سو اے سید صاحب یہی حادثہ تھا۔ جس کا اس اشتہار میں صریح ذکر ہے چاہو تو قبول کرو والسلام *

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء

* نوٹ: یہ وہ پیشگوئی ہے جو سید احمد خانصاحب کی وفات کے متعلق صاف ہے (فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

کے

پیغامیوں کے پیر گیلانی کے رسالہ

ختم نبوت پر سرسری نظر

نمبر (۳)

تیسرے نمبر پر میر مدثر شاہ صاحب نے آیت لقد ارسلنا رسلنا بالبینات و انزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط (حدید ع ۳) کو نقل کرکے اس سے یوں استدلال کیا ہے۔ کہ "اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس طرح ہر رسول بینات یعنی دلائل اور نشانات کے ساتھ آتا ہے۔ اس طرح اسکے ساتھ نزول کتاب بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ الفاظ وانزلنا معھم الکتاب والمیزان کے اس پر گواہ ہیں"

قارئین کرام کو واضح رہے۔ کہ میر صاحب نے اس جگہ پر اپنے دعوی کے اثبات کے لئے کوئی نئی دلیل اور نیا ثبوت پیش نہیں کیا۔ بلکہ وہی پرانا لفظ "انزال" کا جو کہ وانزلنا معھم الکتاب والمیزان۔ اس آیت میں دیکھ لیا ہے۔ دلیل کی تعداد کو بڑھانے کے لئے دوبارہ پیش کر دیا ہے۔

چونکہ "انزال الکتاب یا ایتاء الکتاب" پر گذشتہ مضامین میں ہم مفصل بحث کر چکے ہیں۔ نیز وہاں پر میر صاحب کے دلائل اور طریق استدلال کی تردید و تغلیط بھی کافی و شافی ہو چکی ہے۔ اس لئے یہاں پر اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ؛

پیر پیغامی کے افکار و حوادث

ہاں چونکہ میر صاحب نے مذکورہ بالا آیت کے ماتحت چند ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جن کے پڑھنے سے بہت کچھ معرفت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور وہ باتیں اس قابل ہیں کہ ان کو کسی اخبار کے افکار و حوادث یا فکاہات کے کالم میں شائع کیا جائے۔ اسلئے ہم ان میں سے جو چیدہ چیدہ افکار ہیں۔ اپنے معزز قارئین کی دلچسپی کے لئے تحریر کرتے ہیں۔ اور ان سے اجازت چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں بھی کچھ اپنی رائے کے اظہار کا موقعہ دیا جائے ؛

ملاحظہ فرمائیے۔ میر صاحب لکھتے ہیں "کیا اس (آیت) کا مطلب یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک نبی خود تو بلا کتاب آئے۔ اور صرف کسی پہلے نبی کی کتاب کا پابند ہو۔ اور خدا تعالےٰ اس کو یہ کہے۔ کہ ہم نے اس کے ساتھ کتاب کو نازل کیا۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ ان الفاظ کا کہ اس کے ساتھ کتاب کو نازل کیا۔ یہ مطلب ہے۔ کہ خود اس نبی پر وحی نبوت نازل ہوئی۔ اور اس وحی نبوت کو کتاب کہا گیا ہے" ص ۳۵

پیر جی! بیشک؛ خدا تعالےٰ ایسے نبی کو جو خود بلا کتاب آئے۔ اور صرف کسی پہلے نبی کی کتاب کا پابند ہو۔ یہ فقرہ اچھی طرح سے کہہ سکتا ہے۔ کہ "ہم نے اس کے ساتھ کتاب کو نازل کیا" بشرطیکہ اس کو اس کتاب کا کامل فہم اور پورا علم دیا گیا ہو۔

شاید انزلنا معھم الکتاب کے الفاظ نے پھر آپ کو تعجب میں ڈالا ہوگا۔ سو اس کا علاج یہی ہے۔ کہ آپ پہلے ہمارے گذشتہ مضامین کو دوبارہ دیکھیں۔ اور انزال الکتاب و ایتاء الکتاب کے مفہوم کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں۔ اور پھر معروضات ذیل پر غور کی نظر ڈالیں۔ کہ :-

نزول کتاب بر امت رسول

(۱) کیا وجہ ہے۔ جبکہ ایک امت کو (جسکی صرف ہدایت کرنے کے لئے نبی پر کتاب اتاری جاتی ہے) خدا تعالےٰ یہ فقرہ کہہ سکتا ہے۔ "اور (خذا) وہی ہے۔ جس نے اتاری تمہاری طرف کتاب مفصل اور وہ جن کو دی ہم نے کتاب جانتے ہیں۔ کہ وہ اتاری ہوئی ہے تیرے رب سے حق کے ساتھ" انعام ع ۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسے نبی کو جس کو پہلے نبی کی کتاب کا کامل طور پر علم و فہم عطا کیا گیا ہو۔ یہ الفاظ نہیں کہہ سکتا کہ "ہم نے اس کے ساتھ کتاب اتاری۔ ذرا غور تو کریں۔ کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بڑی بات ہے۔ اگر ایک ایسے نبی کو جس کو پہلی کتاب کا پورا پورا علم بخشا گیا ہو۔ یہ کہنا کہ "اس کے ساتھ ہم نے کتاب اتاری" تعجب میں ڈالنے والی بات ہے۔ تو اس سے زیادہ حیران کر دینے والی بات ہوگی۔ کہ ایک ایسی امت کو (جس پر نہ کتاب اتری۔ اور نہ ابھی اس کو اس کتاب کا علم دیا گیا ہے) یہ الفاظ کہے جائیں۔ کہ "ہم نے اتاری تمہاری طرف کتاب" اور "وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب" ۔ انعام ع ؛

پیر پیغامی کے نزدیک امت بھی رسول ہے

(۲) اگر پیر گیلانی صاحب کے نزدیک ایک ایسے نبی کو جو بلا کتاب آئے۔ (لیکن اس کو پہلی کتاب کا وافر علم دیا گیا) خدا تعالےٰ یہ الفاظ نہیں کہہ سکتا۔ کہ "ہم نے اس کے ساتھ کتاب کو نازل کیا۔ تو عام امت کو خدا تعالےٰ کیونکر رسول کہہ سکتا ہے اور کہا ہے۔ جس کو خود پیر پیغامی نے تسلیم کیا ہے چنانچہ تحریر فرماتے ہیں "لفظ رسول کے متعلق جو کچھ اوپر ذکر ہوا ہے۔ اب میں اس کی زیادہ تشریح کرتا ہوں مفردات راغب میں زیر لفظ رسل یہ لکھا ہے۔ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا قیل عنی بہ الرسول وصفوۃ اصحابہ فسماھم رسلا بضمھم الیہ یعنی کہا گیا ہے۔ کہ الرسل سے مراد آنحضرت صلعم اور آپ کے برگزیدہ اصحاب ہیں۔ ان کے پورے تعلق اور ضم ہونے کی وجہ سے ان کو بھی رسول کہا گیا۔ اس آیت کے متعلق تفسیر نیشاپوری بر حاشیہ ابن جریر جلد ۸ ص ۲۰ مطبوعہ مصر یہ عبارت لکھی ہے۔ وبالحقیقۃ المراد بہ الامۃ۔ یعنی درحقیقت اس لفظ رسل سے مراد امت ہے"

(ختم نبوت ص ۲۰)

پس جس طرح ایک امت کو رسول کہا جا سکتا ہے اسی طرح ایک نبی کو جس کو محض ایک کتاب کا علم وافر عطا کیا گیا ہو۔ یہ کہنا بجا اور درست ہے۔ کہ "ہم نے اس کو کتاب دی۔ یا اس کے ساتھ کتاب اتاری"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاید پیر گیلانی صاحب اس موقع پر ذرا جھنجھلا کر بول اٹھیں۔ کہ رسول تو عام لفظ ہے۔ غیر نبی پر بھی بولا جاتا ہے۔ اسلئے امت کو رسول کہنے سے کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس جگہ وہ احتمال نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اگلی آیت کا مفہوم مفقود ہو جاتا ہے۔ یا اس میں گڑبڑی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آگے یوں آیت آتی ہے "وان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ۔ مومنون ع۔ یعنی بے شک یہ تمہاری امت ہے ایک امت۔ اگر یا ایھا الرسل میں رسل کے لفظ میں غیر نبی بھی شامل ہے تو ان ھذہ امتکم کے معنے پیر جی کے نزدیک کیا ہونگے کیا کسی نبی کی امت کی کوئی امت ہوا کرتی ہے۔ اس سے تو امت اور صاحب امت میں فرق نہ رہیگا۔

پیر پیغامی کی محولہ آیت میں نبی کا لفظ نہیں

(۳) آیت زیر بحث سے کسی طرح سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہو سکتی۔ کہ ہر نبی کتاب لایا تھا۔ اور ہر نبی کے لئے کتاب کا لانا ضروری ہے۔ کیونکہ اس آیت میں نبی کا کہیں ذکر نہیں۔ یہاں تو صرف رسول کا ذکر ہے۔ اور پیر گیلانی کے عقیدہ کے مطابق کسی کو رسول کہنے سے اسکی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ نبی کہلا سکتا ہے۔ جب تک کہ اس کو دوسری جگہ پر نبی نہ کہا جائے۔ چنانچہ فرماتے ہیں "صرف لفظ رسول کسی شخص کو نبی ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں۔ ہاں اگر کسی رسول کو نبی بھی کہا گیا ہو۔ تو پھر اس کو نبی تسلیم کیا جائے گا۔" ختم نبوت ص۲۰۔ پس جب تک پیر گیلانی صاحب ان رسولوں کی نبوت جن کا ذکر آیت زیر بحث میں ہے۔ اور ان کا نبی ہونا دوسری آیتوں سے ثابت نہ کر لیں۔ تب تک ان کا حق نہیں ہے۔ کہ اس آیت سے یہ استدلال کریں۔ کہ ہر نبی کتاب لایا۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ وہ ایسا ثبوت لانے سے عاجز رہ جائیں گے۔ اوّل اس وجہ سے کہ اس جگہ رسول کے لفظ میں یقینی نہیں ہے۔ کہ کون کون یہاں رسول سے مراد ہے۔ دوم قرآن شریف میں جن انبیاء کا ذکر ہے۔ ہر ایک کے لئے نبی کا لفظ نہیں آیا۔ بلکہ کئی نبیوں کے لئے صرف رسول کا لفظ آیا ہے۔

پیر پیغامی کے استدلال باطل ہے

(۴) جرح ۳ کو اگر نظر انداز کر دیا جائے۔ تو پھر بھی ایک اور احتمال باقی رہتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ لفظ ارسلنا رسلنا بالبینات الخ میں ممکن ہے۔ کہ لفظ "رسلنا" سے مراد نبی یا ولی یا امت بھی نہ ہوں۔ بلکہ کوئی اور مخلوق خدا ہو۔ مثلاً فرشتہ۔ چنانچہ مذکورہ بالا آیت کے ماتحت لکھا ہے لقد ارسلنا رسلنا "ای الملئکۃ الی الانبیاء" (تفسیر علامہ ابی سعود برحاشیہ تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۱۴۱) یعنی رسلنا سے مراد فرشتہ ہیں۔ ان کو ہم نے بینات کے ساتھ انبیاء کی طرف بھیجا۔ پس ضروری ہے۔ کہ سب سے پہلے پیر گیلانی صاحب ان احتمالات کو دور کریں۔ پھر اپنے دعویٰ کی بنیاد ڈالیں۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ اگر اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر بشر رسول اور ہر بشر نبی کے لئے کتاب کا لانا ضروری ہے۔ تو آیت کے دوسرے معنے کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ ہر فرشتہ رسول کے لئے جب بھی وہ آئے اپنے ساتھ کتاب یا وحی نبوت لائے۔ حالانکہ ایسا ضروری نہیں۔

فرشتوں کا بغیر کتاب اور وحی نبوت آنا

چنانچہ حضرت مریم صدیقہ کے پاس فرشتہ آیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا ..... قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا (مریم ع) کیا یہ فرشتہ حضرت مریم کے پاس کوئی کتاب یا وحی نبوت لے کر آیا تھا۔

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کے پاس فرشتہ آئے۔ جس وقت حضرت سارہ نے حیران ہو کر کہا۔ "عجوز عقیم" کہ میں بوڑھی اور بانجھ ہوں تو فرشتوں نے جواب دیا۔ کذالک قال ربک انہ ھو الحکیم العلیم (الذاریات ع) کہ تیرے رب نے اسی طرح کہا ہے۔ کیونکہ وہ علیم و حکیم ہے۔ تو کیا یہ فرشتہ حضرت سارہ کے لئے بھی کوئی کتاب یا وحی نبوت یا زبور لائے تھے؟

اگر پیر پیغامی کو ان فرشتوں (جنہوں نے حضرت سارہ سے کلام کیا تھا) کے رسول ہونے میں شک ہو۔ تو آگے یہ آیت پڑھیں۔ قال فما خطبکم ایھا المرسلون۔ قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین لنرسل علیھم حجارۃ من طین (الذاریات ع) سبحان اللہ و بحمدہ اس آیت سے تو ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ فرشتے پتھر برسانے کیلئے بھی آیا کرتے ہیں۔ نہ کہ صرف کتاب یا زبور لانے کیلئے۔

نہیں نہیں میں بھول گیا۔ کتاب یا وحی نبوت کا لانا تو الگ رہا۔ بلکہ بسا اوقات فرشتے رسول تو صرف موت لے کر آتے ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے "حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا (انعام ع) یعنی ہمارے فرشتے رسول مرنے والے کے پاس آکر اس کو موت دیتے ہیں۔

پس پیر گیلانی کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جس طرح ہر فرشتہ رسول کتاب یا وحی نبوت نہیں لاتا۔ بلکہ کچھ اور خوفناک چیز بھی لایا کرتا ہے۔ اسی طرح ہر بشر رسول کے متعلق سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ کتاب لائے۔ پیر گیلانی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت میں ایک اور فقرہ قابل ذکر ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ "اس وحی نبوت کو کتاب کہا گیا ہے"

پیر گیلانی سے چند استفسار

گو گذشتہ مضمون میں وحی نبوت اور کتاب کے مترادف ہونے میں کسی قدر بحث ہو چکی تھی۔ لیکن چونکہ پیر جی نے پھر اس کا یہاں پر اعادہ کیا ہے۔ اسلئے ہم بھی "ان علینا جمعہ" کے مطابق ان سے مندرجہ ذیل امور کا استفسار کرتے ہیں۔

(۱) وحی نبوت کو کتاب کہا گیا ہے۔ اسکی کیا دلیل ہے۔ کہاں لکھا ہے۔ کہ وحی نبوت کتاب کو کہتے ہیں؟

(۲) وحی نبوت کی تعریف کیا ہے۔ اگر کہو۔ کہ وحی نبوت وہ وحی ہے۔ جس میں کسی کو نبی یا رسول کر کے پکارا جائے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کو تو تقریباً چالیس دفعہ نبی اور رسول کر کے پکارا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس اس تعریف کی رُو سے حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے میں آپ کو کیونکر شک باقی ہے۔ نیز آپ نے اس بات کی بھی کوئی تعیین نہیں کی۔ کہ کتاب کیلئے وحی نبوت کی کتنی مقدار اور کمیت ہونی چاہیئے۔ چونکہ صرف ایک وحی نبوت بھی کتاب کہلا سکتی ہے۔ اس لئے آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریباً چالیس کتابیں اتری تھیں۔

(۳) اگر کہو۔ کہ وحی نبوت سے مراد وہ وحی ہے جو بذریعہ جبرئیل یا فرشتہ ہوتی ہے۔ تو آپ کو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مریم اور حضرت سارہ نبیہ تھیں۔ کیونکہ ان کو بذریعہ جبرئیل فرشتہ وحی ہوئی تھی۔

(۴) اگر کہو۔ کہ وحی نبوت کتاب کا نام ہے۔ تو ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کتاب کی کیا تعریف ہے۔ اور کتاب کس کو کہتے ہیں۔ یہ تو دَور معلوم ہوتا ہے۔ اہل منطق کے نزدیک دَور مستلزم ہوتا ہے تسلسل کا اور تسلسل محال ہوتا ہے۔

(۵) اور اگر کہو۔ کہ وحی نبوت وہ وحی ہے۔ جو نبی کو ہوتی ہے۔ تو بتاؤ۔ کہ اس وحی نبوت کے آنے سے قبل وہ نبی کیونکر بن گئے۔

لیکن ہمیں امید نہیں۔ کہ پیر گیلانی صاحب وحی نبوت یا کتاب کی کوئی جامع مانع تعریف پیش کر سکیں گے۔ عزیز قارئین! دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر کے یہ لوگ کہاں سے کہاں تک چلے گئے۔ سچ ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلال یعنی حق کو چھوڑ کر کہیں ٹھہرنا نہیں مل سکتا۔ کیسی کیسی عجیب وغریب باتیں بنائی گئی ہیں۔ محض اسلئے کہ حق کو چھپایا جائے۔ اور فقط اس غرض کے وسطے کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے درجہ کو گھٹایا جائے۔ یہ سب معنوی تحریف کی جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ ان لوگوں پر رحم کرے۔ اور پھر ہدایت دے۔

میر مدثر شاہ کی مغالطہ دہی اور افتراء

اسکے بعد پیر پیغامی لکھتے ہیں "فرقہ محمودیہ (خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ ہم محمود محبوب خدا ایدہ اللہ کی طرف منسوب ہوئے۔ اور ہمیں ان کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ (راقم) اس کا یہ جواب دیتا ہے۔ کہ حضرت میرزا صاحبؑ بھی صاحب کتاب ہیں۔ کوئی براہین احمدیہ کو پیش کرتا ہے۔ کوئی خطبہ الہامیہ کو اور کوئی ان کے الہامات کو مگر انتا نہیں سمجھتے۔ کہ کسی مصنف کا کسی کتاب کو تصنیف کرنا اور بات ہے۔ اور اس پر کتاب کا نازل ہونا اور بات ہے"۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نہیں دو نہیں۔ بلکہ بیسیوں کتابیں ہیں۔ لیکن یہ خیال کرنا کہ گویا ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور تصانیف کو ایسی کتاب سمجھتے ہیں۔ جیسی کہ قرآن شریف کو یہ محض پیر گیلانی کی شرارت اور ان کی بددیانتی ہے۔ اس قسم کے جھوٹ اور افتراء کو پیر پیغامی کا پیٹ ہی ہضم کر سکتا ہے۔ ایسے جھوٹ کا جواب سوائے اس کے اور کیا دے سکتے ہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جس طرح تم نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ہم محمود (ایدہ اللہ) کی طرف منسوب ہیں۔ تو کیا یہ تمہاری ایمانداری کا تقاضا نہیں تھا۔ کہ ہماری طرف وہی باتیں منسوب کرو۔ جو کہ فی الحقیقت محمود ہوں۔

میر گیلانی کی بدحواسی

آخر آج کل دنیا بہت دانا ہو چکی ہے۔ ان پڑھوں کی تعداد بہت کم ہوتی جا رہی ہے۔ پھر کس کس کو دھوکہ دو گے۔ ہر ایک کو اپنے جیسا اور اپنے اوپر قیاس کر لینا عقلمندی نہیں ہے۔

پھر ذرا آگے چلکر لکھتے ہیں:۔ "کتاب اللہ صرف وحی نبوت کو کہیں گے۔ اس کے لئے اس میں نئے احکام وجدید قوانین ہوتے ہیں۔ یا پہلے احکام کی ترمیم ہوتی ہے یا اس پر کچھ اضافہ ہوتا ہے"۔ اسکے متعلق گذارش ہے۔ کہ اوّل تو وحی نبوت کی تعریف پیر گیلانی کے نزدیک ندارد ہے۔ کبھی لکھتے ہیں "اور اس وحی نبوت کا دوسرا نام کتاب یا ہدایت ہے" صفحہ ۳۴۔ کبھی ہے تحریر فرماتے ہیں۔ اور چند سطور بعد ازاں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ "کتاب اللہ صرف وحی نبوت کو کہیں گے"۔ ایضاً صفحہ ۳۵

ان الفاظ کے دیکھنے سے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ دوران تحریر میں پیر پیغامی صاحب کا ہیڈ چکرا رہا تھا۔ جس کے سبب سے تحریر میں بھی دَور اور چکر نظر آتا ہے۔ رہی یہ بات کہ نئے احکام۔ جدید قوانین یا ترمیم وتنسیخ کے ہونے کے متعلق ہمیں کسی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ گذشتہ مضمون میں ہم مفصل لکھ چکے تھے۔ کہ پیر گیلانی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ ہر نبی سے وعدہ لیا گیا ہے۔ کہ وہ تصدیق کنندہ رسول پر ایمان لائے اور ان کی مدد کرے۔ نیز یہ بھی بتایا۔ کہ اس نبی نے (جسکی تصدیق کی ہوئی ہے) تو اپنی تعلیم یا کتاب کو ملانا ہے۔ تصدیق کنندہ رسول کی تعلیم اور کتاب سے" صفحہ ۳۴۔

اب اگر ہم تسلیم کریں۔ کہ پیر جی کا یہ کہنا درست ہے کہ "اس (وحی نبوت) میں نئے احکام۔ جدید قوانین یا ترمیم وتنسیخ ضروری ہوتے ہیں" تو ہم ان سے سوال کرتے ہیں۔ کہ آپ کے خیال کے مطابق ایک نبی دوسرے نبی کی کس طرح تصدیق کریگا۔ اور ان کی کتابیں اور تعلیم آپس میں کیونکر ملائی جا سکیں گی؟؟؟

علاوہ ازیں یہ ایک نیا تیسرا دعویٰ ہے۔ جس کا بار ثبوت پیر جی کی گردن پر ہے۔ سب سے پہلے ان کو یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ ہر نبی کتاب لایا۔ پھر یہ کہ ہر نبی کے لئے کتاب کا لانا ضروری اور لابدی ہے۔ ان دونوں دعووں کے ثابت کرنے کے بعد تب اس نئے دعویٰ کے پیش کرنے کی گنجائش ہوگی۔ کہ کتاب اللہ یا وحی نبوت کیلئے ضروری ہے۔ کہ اس میں نئے احکام۔ جدید قوانین۔ ترمیم یا تنسیخ ہوں۔

باوجود اس کے کہ آیت زیر بحث اور ان کے مذکورہ بالا بیانات سے ان کا دعویٰ کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن ان کی یہ جرأت اور دلیری تو ملاحظہ ہو۔ جو نتیجہ نکالتے وقت وہ دیکھایا کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں "جناب مرزا صاحب نبی نہیں ہو سکتے۔ ان کا کوئی الہام کسی حکم شرعی پر مشتمل نہیں۔ وہ سب بشارات ہیں"۔

الٰہی زبردست دلیل اور ایسا لطیف استدلال اور اس قدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمدہ نتیجہ پیغامیوں کو ہی مبارک ہو۔ آیت زیر بحث سے کہاں اور کس طرح ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت میرزا صاحب نبی نہیں۔ بلکہ وحی نبوت کی بعض تعریفوں کے رُو سے (جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے) یہ ثابت ہونا چاہیئے تھا۔ کہ حضرت میرزا صاحب کو تقریباً چالیس کتابیں نازل ہوئی تھیں۔ اس کے بعد گذارش ہے کہ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی الہام کسی حکم شرعی پر مشتمل نہیں۔ لیکن اس سے ان کی نبوت کی نفی کس طرح ہو گئی۔ کہاں لکھا ہے۔ کہ وحی نبوت شریعت کا نام ہے یا احکام شریعت کی مترادف ہے۔ ہاں آپ تسلیم کر چکے ہیں کہ ان کے الہامات بشارات ہیں۔

مسیح موعود نبی ہیں

سو میں کہتا ہوں۔ کہ یہی تو نبوت ہے۔ اگر آپ کو شک ہو تو پڑھیئے۔ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین بقرع ۲۶۔ اس کے بعد دوسری آیت کی تلاوت کیجئے۔ رُسلاً مبشرین ومنذرین" نساء ع ۲۳۔

عبرت کا مقام ہے۔ کہ پیغامی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا انکار کر کے کہاں سے کہاں جا پڑے ہیں۔ کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے منہ پھیر کر لقمان الحکیم اور حضرت خضر کی نبوت کے قائل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ خضر وہ وجود ہے۔ جس کے انسان ہونے میں اس کی نبوت کے قائل کیلئے ابھی کوئی قطعی ثبوت نہیں ملا۔ اور کسی کو اُمّ موسیٰ۔ حضرت مریم۔ اور حضرت سارہ کی نبوت کو اپنے عقیدہ کی رُو سے مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض کو تو شاید یہاں تک کہنا پڑیگا۔ کہ حضرت مسیح موعود پر چالیس کے قریب کتابیں نازل ہوئی تھیں۔ ابھی وقت ہے۔ کہ پیغامی لوگ اپنے غلط عقیدہ سے توبہ کر کے صحیح عقیدہ کی طرف رجوع کریں۔ اور ان کو چاہیئے کہ جلدی رجوع کریں۔ قبل اس کے کہ وہ رسول ان کے پاس آئے جو نہ کتاب لاتا ہے۔ نہ وحی نبوت۔ نہ وحی ولایت اور نہ کوئی معمولی سے معمولی بشارت۔ بلکہ وہ چیز لاتا ہے جس کا ذکر سورہ انعام ع آیت ۶۲ میں ہے (باقی دارد)

(رخ کار اتوار کو بجائے ہفتہ کی وجہ سے ہماری مجبوری ناظرین)

لہ اس مضمون کے لئے ملاحظہ ہو اخبار فاروق بجریہ ۲۸ر نبی ۱۴ر نومبر اور ۲۸ر اکتوبر ۳۰ء)

دیانندی مشن

ویدوں میں تحریف ہو گئی

میں نے اخبار فاروق ۷ر جنوری ۱۹۳۱ء میں یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ وہ وید جو رشیوں کو دیئے گئے تھے۔ وہ اب دنیا سے مٹ گئے ہیں۔ اور ڈھونڈنے سے بھی اب ان کا نام و نشان نہیں ملتا۔ غرضیکہ خداوند غیور نے یہ نہ چاہا۔ کہ اب زیادہ دیر تک دنیا گمراہ کن کتب کی پیروی کرے۔ اسلئے ویدوں کے ساتھ ہی پرمیشور نے ویدک زبان کو بھی مردہ خانہ میں پہنچا دیا۔ تاکہ "نہ بانس رہے۔ اور نہ بانسری باجے"

اب میں آریوں کے خود ساختہ ویدوں کی طرف آتا ہوں۔ اور دیانندی لٹریچر سے دکھاتا ہوں۔ کہ سوامی دیانند جی مہاراج کے من گھڑت وید بھی اب اصلی حالت میں نہیں ملتے۔ ان میں حیرت انگیز تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ میں اپنے خیالات کو پرگٹ کرنے سے پہلے تمام آریوں کو عموماً اور ایڈیٹران آریہ دیر۔ پرکاش آریہ گزٹ اور آریہ مسافر کو خصوصاً چیلنج کرتا ہوں۔ اور للکار کر مقابلے کے لئے بلاتا ہوں۔ کہ اگر ان کے سینہ میں دل اور دل میں خون اور خون میں حرارت ہے۔ تو میدان میں نکلیں۔ اور میرے مندرجہ ذیل حوالہ جات اور اعتراضات کا ردّ لکھیں۔

کس لئے اے آریو خاموش ہو کیا بات ہے
سر پہ سورج آگیا لیکن تمہاری رات ہے

سنو سوامی دیانند کہتا ہے:۔

"سوال شروع دنیا میں ایک ذات تھی یا بہت؟

"جواب:۔ انسان کی ایک ذات تھی"

(ستیارتھ پرکاش باب ۸ صفحہ ۲۹۵ دفعہ ۴۵)

لیکن جب میں وید کو دیکھتا ہوں۔ تو وید یہ کہتا ہے:۔

"اپنے اپنے ستھان کے انوسار بھن بھن بھاشا والے نانا دھرمیوں والے انیک پرکار سے دھارن کرتی ہوئی پرتھوی ٹکی ہوئی نشول کھڑی ہوئی دھینو کی نیائی میرے لئے دھن کی بہتر دھارائیں دھائے"

(رپوتر اتھر وید ۱۲ - ۴۵)

پنڈت دیانند یہ کہتا ہے۔ کہ شروع دنیا میں انسانوں کی ایک ہی ذات یعنی دھرم اور زبان ایک ہی تھی۔ لیکن اتھر وید یہ کہتا ہے۔ کہ زمین پر بھن بھن بھاشا والے یعنی کئی زبانوں والے اور نانا دھرمیوں والے یعنے مختلف مذاہب والے رہتے ہیں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ اتھر وید اس وقت بنایا گیا تھا۔ جب دنیا میں بہت سے مذاہب اور مختلف زبانوں والے انسان پائے جاتے تھے۔ اگر یہ بات غلط ہے۔ اور بقول دیانند جی مہاراج تو یقیناً غلط ہے۔ تو اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ کسی منچلے پنڈت نے ویدوں کو ضرور تباہ و برباد کرنے کے لئے مذکورہ بالا منتر ویدوں میں گھسیڑ دیا۔ اور بقول سوامی دیانند ویدوں کو ناپاک کر دیا۔ سوامی دیانند جی مہاراج کو ان واقعات کا علم ہو گیا تھا۔ اس لئے ان کو طوعاً و کرہاً یہ کہنا پڑا۔ کہ:۔

(۱) "ان دنوں براہمنوں نے خود غرضی میں پڑ کر ویدوں کو پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ گویا (ویدوں کو بالکل نشٹ کر دیا ہے۔ اتھر وید میں الو پنتھ کر کے گھسیڑ دیا ہے"

(اپدیش منجری دیا کھیان ۳ صفحہ ۳)

نمبر ۲ "پرانی تصانیف میں (آریہ یہ کہتے ہیں۔ کہ وید سب سے پرانی کتاب ہے۔ احمدی شرما) اس قسم کے مصنوعی شلوک ڈال.... براہمنوں نے اپنی طاقت بڑھالی" (اپدیش منجری ۱۲/۱۴۸)۔

نمبر ۳ "سائن وغیرہ زمانہ حال کے پورانک پنڈتوں نے پران کی کتھاؤں کو جو ان کے ذہن میں سمائی ہوئی تھیں۔ جگہ جگہ ویدوں میں داخل کر دیا ہے" (گوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۵ دیباچہ۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ سوامی دیانند نے کھلے الفاظ میں یہ مان لیا ہے کہ ویدوں میں تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ اب ویدوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل نہیں رہے۔ کہ ان پر اعتبار کیا جا سکے۔ پس آریوں کے لئے لازم ہے۔ کہ جتنی جلدی ہو سکے۔ ویدوں کو تیاگ دیں۔ اور خواہ مخواہ بھرم میں پڑ کر اپنے جیون کو خراب نہ کریں۔

نمبر ۳ "راجہ بین کے راج میں نیوگ کی اجازت دی گئی۔ جو کہ پشو کے برابر کام ہے (دیانندیوں کو کان کھول کر نیوگ کی خوبی سن لینی چاہیئے۔ احمدی شرما) اگرچہ راجہ بین نے اس کو جائز قرار دیا۔ لیکن برہمنوں نے اس کو ناجائز بتلایا" منو ۹-۶۵-

منو جی مہاراج نے یہ صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ کہ نیوگ راجہ بین کی ایجاد ہے۔ جو کہ پشو دھرم ہے۔ یعنی انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار اور لعنت کا موجب ہے۔ پھر راجہ بین کے متعلق منو جی فرماتے ہیں:۔

"زمانہ قدیم میں رشیوں سے افضل راجہ بین نے جس کی عقل غلبہ کام دیو سے خراب ہو گئی تھی۔ (یعنی اس کی عقل شہوت کے سبب بگڑ گئی تھی) تمام زمین کا مالک ہو کر ورنوں کا ملانا کیا" منو ۹-۶۶

خدا جانے وہ کونسے رشی تھے۔ جن سے راجہ بین باوجود شہوت پرست ہونے کے افضل تھا اگر منو جی مہاراج زندہ ہوتے۔ تو ہم ان سے دریافت کرتے۔ کہ راجہ بین کی افضلیت کا "کام" ہی سبب ہے یا کوئی اور ویدک وصف تھا۔ چونکہ منو جی فوت ہو چکے ہیں۔ اسلئے میں مجبوراً مہاشہ لکشمن مصنف "نیوگ کی فلاسفی" کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اس معاملہ میں وہ میری مشکل کو حل کریں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مہرشی کو مانا ہے۔ اور مہرشی یقیناً رشیوں سے افضل ہوتا ہے اسید ہے۔ مہاشہ جی ضرور میری بینتی کو سویکار کرینگے اور میرے کشٹ کو نوار ینگے۔

منو جی مہاراج نے یہ بتا دیا ہے۔ کہ نیوگ انسانی ایجاد ہے۔ اب میں دیانندی ویدوں کو پڑھتا ہوں۔ تو ان میں جا بجا نیوگ کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً:۔

نمبر ۴ "اے ویر یہ نیچنے کے قابل طاقتور مرد! اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں دس لڑکے پیدا کر اور گیارھویں عورت کو مان (کیا بیٹی یا اور کچھ احمدی شرما) اے عورت تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے دس بچے پیدا کر اور گیارھویں خاوند کو سمجھ" (بیٹا یا کیا؟) (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۴ منتر ۴)

اسی طرح نیوگ کا ذکر رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ منتر ۴۰ اور رگوید ۱۰-۱۰-۱۰ وغیرہ وغیرہ میں ملتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان پر ایک ایسا وقت آیا تھا۔ کہ راجہ بین کی طرح شہوت پرست لوگوں کا راج ہو گیا تھا۔ انہوں نے اپنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے ویدوں میں جا بجا نیوگ کے منتر گھسیڑ دیئے تھے۔

پس ثابت ہوا۔ کہ ویدوں میں عظیم الشان تغیر ہو چکا ہے۔ اور یہی میرا مقصد تھا۔ جو میں نے پورا کر دیا ہے۔

تمہیں ڈستے ہیں قاتل یا خطا میری بتاتے ہیں
مجھے بھی دیکھنی ہے منصفی انصاف والوں کی

(آریہ سماج کا خیر خواہ فتح محمد احمدی شرما کراچی والا۔)

آذر بت پرست اور اظہر خدا پرست

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار فاروق:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۰ء کے اخبار پرتاپ میں صفحہ نظم میں کسی محمد علی صاحب آذر جالندھری نے ایک شعر کہا ہے ؎

کوئی کعبہ میں خاک کیوں چھانے
بے نشاں کا نشان اور ہی ہے

میرے دل کو اس شعر کے پڑھنے سے سخت تکلیف ہوئی۔ اور خیال آیا۔ کہ میں بھی محمد علی اظہر ہوں۔ اور جالندھری ہی ہوں۔ اس لئے مجھے اس کا جواب لکھنا چاہیئے۔ مگر چونکہ قادیان میں ان دنوں جلسہ سالانہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اور مجھے سخت مصروفیت تھی۔ اس لئے یہ خیال دل سے اتر گیا۔ اب فراغت اور تھکان دور ہونے کے بعد پھر مجھے یہ شعر یاد آ گیا۔ جواب لکھا گیا۔ ارسال خدمت ہے۔ اگر آپ کے اخبار میں چھپنے کے قابل ہو۔ اور مناسب سمجھیں تو شائع کر دیں۔ والسلام

(خاکسار محمد علی اظہر)

کیوں محمد علی بنے آذر
یہ تو کچھ آن بان اور ہی ہے
قوم سید کی کام ہندو کا
اس پہ اپنا گمان اور ہی ہے
بت شکن کس طرح بنے بت گر
یہ نظر اور دھیان اور ہی ہے
ہووے مسلم نفور کعبہ سے
یہ تو وہم و گمان اور ہی ہے
بت پرستی ہے شیوۂ آذر
گرچہ ظاہر بیان اور ہی ہے
بت پرست اس کی قدر کیا جانیں
حق پرستی کی شان اور ہی ہے
جتنے معبد جہاں میں گذرے ہیں
ان کی کچھ داستان اور ہی ہے
اکثر ان میں سے ہو گئے معدوم
بعض میں کھینچ تان اور ہی ہے
کاشی متھرا گیا۔ پراگ کہ کیا
سب پہ اب پاسبان اور ہی ہے
پھر پھڑاہٹ ہے مخلصی کے لئے
دل میں کچھ ہے بیان اور ہی ہے
ایسی نیت ہے مثمر ادبار
فاتحوں کی تو شان اور ہی ہے
چرخہ چکر میں ہے مگر صد حیف
تار کو کھینچ تان اور ہی ہے
ہے مگر کعبہ سب سے مستغنی
اس کی کچھ آن بان اور ہی ہے
اس کی ہستی ہے مظہر قدرت
ہر زماں میں نشان اور ہی ہے
بے نشاں نے دکھا دکھا کے نشاں
کہا کعبے کی شان اور ہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان نشانوں سے گر نہیں تسکیں
آنے والا نشان اور ہی ہے
ہو گئے ناکام سب فریبوں میں
آپ ہی لوگے مان اور ہی ہے
چھوڑ کر ہر دوار! کعبہ کی
دل سے مانو گے شان اور ہی ہے
خاک چھاننے سے یہ کھلے گا راز
عاشقی کا نشان اور ہی ہے
رام بھی کرشن بھی سبھی دیکھے
پیارے احمدؐ کی شان اور ہی ہے
بُت کدہ جب مٹے گا آذر کا
جانو اظہر کی شان اور ہی ہے

احمدی مشن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے

نمبر (۱)

سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو پرکھنے اور اسے دنیا کے سامنے ظاہر کرنے کے لئے علاوہ دیگر طریقوں کے ایک مناسب و موزوں طریقہ یہ بھی ہے۔ ہم دیکھیں کہ جن جن کاموں کی ادائیگی خدا تعالےٰ اور آنحضرت صلعم نے آپ کے ذمہ لگائی تھی۔ یا جن باتوں کا ظہور آپ سے وابستہ تھا۔ ان کو آپ نے بوجہ احسن اور اکمل طور پر ادا کیا ہے یا نہیں۔ اور وہ باتیں آپ سے ظہور میں آئی ہیں یا نہیں۔ اس اصل کے ماتحت جب ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں صفائی سے اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی صرف انہیں کاموں کے لئے وقف تھی۔ اور انہیں کاموں کو احسن طور پر سرانجام دینے میں حضور نے اپنی جان اور مال عزت آبرو۔ غرضیکہ سب کچھ قربان کر دیا۔ دنیا نے بہتیرا زور لگایا۔ کہ آپ کے کاموں میں کامیابی حاصل نہ ہونے دیں۔ لیکن خدا جس نے کہ آپ کے ہی ہاتھوں سے ان کاموں کا ہونا مقدر کر دیا تھا۔ اور جس نے ان کی ادائیگی کا سہرا آپ کے ہی سر پر باندھنا تھا۔ ساری دنیا کو اپنے مقصودوں میں کامیابی و کامرانی کا منہ نہ دیکھنے دیا۔ اور غیبی ہاتھ سے آپ کی مدد کر کے آپ کے کاموں میں کامیابی عطا کی۔ دنیا نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا۔ کہ جس طرح ہو سکے حضرت مرزا صاحبؑ کے روشن کردہ چراغ کو اپنے منہ کی پھونکوں سے ہمیشہ کے لئے گل کر دیں۔ لیکن خدا جو اسے روشن ہی دیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے ان کی پھونکوں سے اسے محفوظ رکھا۔ نہ صرف محفوظ بلکہ اس میں اس قسم کا تیل ڈالا۔ کہ جو ہمیشہ کے لئے اسے روشن ہی رکھے۔ اب میں ان کاموں میں سے صرف تین موٹے موٹے کاموں پر روشنی ڈالوں گا۔ جن کو دیکھ کر ہر ایک ذی عقل اور ذی فہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو روز روشن کی طرح چمکتے ہوئے پائے گا۔

پہلا کام

خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اور الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے ماتحت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تکمیل شریعت اور اتمام نعمت ہوا تھا لیکن تکمیل اشاعت اور تمام دیگر مذاہب پر اسلام کو غلبہ دینا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کے لئے مقدر تھا۔ اسی وجہ سے تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ متذکرہ بالا پہلی آیت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

اس موقعہ پر ضمناً میں ایک بات عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ غیر مبائع اصحاب جو اب حسد کی وجہ سے باوجود اپنی عمروں کے کافی حصہ تک

غلبہ اسلام بر دیگر ادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برحق نبی اور رسول تسلیم کرتے اور رسالوں و اخباروں میں شائع کرتے رہے ہیں) حضور علیہ السلام کو جزئی نبی کہتے ہیں۔ بلکہ اب تو آپ کی نبوت سے ہی صاف انکار کرنے لگ گئے ہیں۔ انہیں بھی اس موقعہ پر آنکھیں کھول لینی چاہئیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے اس آیت میں رسول کا لفظ کہکر پکارا ہے۔ اور سارے مفسرین کے اتفاق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود ایک رسول کی حیثیت سے آئینگے۔ فتدبروا و تفکروا۔

غرضیکہ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذمہ تمام ادیان پر اسلام کو غالب کرنے کی خدمت سپرد کی ہے۔ اور یہی وہ کام ہے۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتوفیق الٰہی ایسے احسن طرز سے انجام دیا۔ کہ دنیا حیران رہی۔

دیکھو! عین اس وقت جب کہ ہندوستان کی سرزمین میں ہر ایک مذہب کے ماننے والے موجود تھے اور ہر مذہب اپنی جوبن اور بہار میں تھا۔ اور جب کہ عیسائیت اپنی فروت کی وجہ سے لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر رہی تھی۔ اور صدہا غریب لوگ اس مذہب کا شکار ہو گئے تھے۔ دوسری طرف نیا نیا معرض وجود میں آیا ہوا۔ آریہ مذہب اپنے آپ کو اس زمانے کے لوگوں کے لئے موجب نجات گردانتا تھا۔ اور یہ دونوں مذہب مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کر لینے کے درپے تھے۔ اور مذہب اسلام کے بالمقابل اپنے آپ کو پیش کر رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کے ذمہ ان مذاہب باطلہ کا قلع قمع کرنا اور اسلام کو باقی مذاہب پر غالب کرنے کا کام سپرد تھا۔ شیر کی طرح گرجتے ہوئے میدان مقابلہ میں آتے ہیں۔ اور پہلا حربہ جو ان کے برخلاف چلاتے ہیں وہ "براہین احمدیہ" کا حربہ ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا۔ کہ "دنیا میں منجانب اللہ اور سچا مذہب جس کے ذریعہ سے انسان خدا تعالےٰ کو ہر ایک عیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نقص سے بری سمجھکر اس کی تمام پاک اور کامل صنعتوں پر دلی یقین سے ایمان لاتا ہے۔ وہ فقط اسلام ہے۔ جس میں سچائی کی برکتیں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں۔ اور صداقت کی روشنی دن کی طرح ظاہر ہو رہی ہے۔ اور دوسرے تمام مذہب بدیہی البطلان ہیں۔ کہ نہ عقلی تحقیقات سے ان کے اصول صحیح اور درست ثابت ہوتے ہیں۔ اور نہ ان پر چلنے سے ایک ذرہ روحانی برکت و قبولیت الٰہی مل سکتی ہے۔ بلکہ ان کی پیروی سے انسان نہایت درجے کا کور باطن اور سیہ دل ہو جاتا ہے۔ جس کی شقاوت پر ابھی جہان میں نشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔" (اشتہار آخر آئینہ کمالات اسلام)۔

اس کتاب براہین احمدیہ میں حضور علیہ السلام نے مذہب اسلام کی سچائی پر ایسے مضبوط اور قوی دلائل رقم فرمائے۔ کہ جن کے توڑنے والے کو دس ہزار روپے کا انعام دینے کا اشتہار دیدیا اور یہ حربہ ان مذاہب کے خلاف اتنا کارگر ثابت ہوا۔ کہ ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور ان پر خوف و ہراس کا وہ عالم طاری ہوا۔ کہ جو بیان سے باہر ہے۔ چنانچہ اس خوف و ہراس کے عالم میں کسی بڑے سے بڑے آدمی کو یہ طاقت نصیب نہ ہوئی۔ کہ وہ ان دلائل کو توڑ سکے۔ اور اہل اسلام نے اس کتاب کو اپنے مذہب کی تائید اور باقی مذاہب کے خلاف اتنا مفید جانا۔ کہ اس کتاب پر بڑے بڑے شاندار ریویو کئے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:۔

"مؤلف براہین احمدیہ اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔"

جلسہ اعظم مذاہب لاہور

دوسرا حملہ حضورؑ نے اس وقت کیا۔ جبکہ سب مذاہب کے نمائندے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے لاہور جیسے شہر میں جمع ہوئے تھے۔ حضورؑ نے اس کے متعلق پہلے ہی سے بذریعہ اشتہار اعلان کر دیا تھا۔ تا مخالف پوری تیاری اور پورے ساز و سامان کے ساتھ میدان مقابلہ میں آئیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے۔ جو سب پر غالب آئے گا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت و معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں۔ اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی۔ اور ہرگز قادر نہیں ہونگی۔ کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں۔ خواہ وہ عیسائی ہوں۔ خواہ آریہ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس روز اس کی پاک کتاب قرآن مجید کا جلوہ ظاہر ہو۔"

چنانچہ یہ حملہ اس قدر ساز و سامان اور سختی کے ساتھ کیا گیا۔ جس سے دشمنوں کے پاؤں ڈگمگا گئے۔ اور دانت کھٹے ہو گئے۔ اور باوجود پوری تیاری اور مکمل سامان کے ساتھ میدان مقابلہ میں آنے کے سب کو ہزیمت اور شکست کھانی پڑی آپ کے مضمون کو اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی۔ کہ مضمون کے سنائے جانے کے وقت ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ اور تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ اور بالخصوص یہ کہ جب آپ کے مضمون کا مقررہ وقت ختم ہو گیا۔ تو لوگوں نے بکمال اشتیاق مضمون کو مکمل کرنیکے لئے جلسہ کے منتظمین کو کہا۔ اور ان کے بار بار تقاضا کرنے کی وجہ سے بقیہ مضمون کے لئے کمیٹی کو ایک دن اور بڑھانا پڑا۔ اس مضمون کی مقبولیت کا چرچا عام ہو گیا۔ حتیٰ کہ کئی اخباروں نے اس پر شاندار ریمارک کئے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عین میدان مقابلہ میں خدا تعالےٰ نے دشمن کے منہ سے اس مضمون کی افضلیت اور برتریت کو سنوایا۔ اور دشمن کو کھلے بندوں اقرار کرنا پڑا۔ کہ واقعی یہ مضمون سب مضامین پر غالب رہا۔ اور حضور کا کشف "اللہ اکبر خربت خیبر" ("خیبر سے مراد تمام حزاب مذہب ہیں۔ جن میں شرک اور باطل کی طوفانی ہے۔ اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کے صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔") اپنی اعلیٰ و ارفع شان کے ساتھ پورا ہوا۔ اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے اسے پورا ہوتے دیکھا۔

اس حملہ سے مذاہب باطلہ کی رہی سہی طاقت بھی جاتی رہی۔ اور وہ بے سر و سامانی کی حالت میں ہو گئے لیکن پھر بھی حضورؑ نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور وقتاً فوقتاً مختلف کتب و رسائل و اخبارات اور ٹریکٹوں میں ان مذاہب کی تعلیم کا بطلان واضح کر کے اسلام کی حقانیت کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ اور اپنے پیچھے آنیوالی نسلوں کے لئے ایک بڑا ذخیرہ چھوڑ گئے جن کو پڑھ اور سمجھ کر ہر احمدی بچہ بھی ایک بڑے سے بڑے مخالف عالم کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان مذاہب کے پیرو آج احمدیوں کے مقابل پر نہیں ٹکتے۔ مقابل پر کیا۔ بلکہ جس جگہ کسی احمدی کا وجود دیکھ لیں۔ وہاں سے صحیح سالم بچ نکلنے کو ہی اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔

اس طرح آپ نے اسلام کو ایک زندہ مذہب پیش کیا۔ اور اس کو سب مذاہب پر غالب کر دکھایا۔ ان کے دجل اور مکر و فریب کو پاش پاش کر کے جملہ مذاہب باطلہ کی تردید میں وہ وہ تحریریں لکھیں۔ کہ مخالفین اسلام کے چھکے چھوڑ دیئے۔ اور وہ حیران ششدر و انگشت بدنداں رہ گئے۔

اس اوپر کے مضمون میں تو اسلام کی تعلیم کا باقی مذاہب کی تعلیم پر غلبے کا ذکر ہے۔ لیکن حضورؑ نے دو اور طریق سے بھی اسلام کو باقی ادیان پر غالب کیا ہے۔

پہلا طریق

یہ ظاہر بات ہے۔ کہ جو مذہب خدا کے ہاں مقبولیت کا رتبہ رکھتا ہوگا۔ ضرور ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کی سچائی دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اس مذہب کے اولیاء یا بزرگ ہستیوں پر خارق عادت نشانات ظاہر کرے۔ چنانچہ حضورؑ نے جب ان مذاہب کے مقابلہ پر آکر یہ کہا۔ کہ اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب اسلام ہی خدا کے ہاں مقبول ہے۔ تو ضرور تھا کہ خدا اس کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے آپؐ کے ہاتھ پر بعض خارق عادت نشان ظاہر فرماتا۔ جن کو دیکھ کر باقی لوگ عبرت پکڑتے۔ چنانچہ آپ اس بارے میں بھی باقی مذاہب کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ میرے مقابلے پر خارق عادت نشان دکھلاؤ۔ اور اس طرح اپنے مذہب کی سچائی ظاہر کرو۔ آپ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں لکھتے ہیں:۔

"کوئی ہے، کہ جو برکات اور نشانوں کو دکھلانے کے لئے مقابل میں کھڑا ہو کر ہمارے اس دعویٰ کا جواب دے۔" (آگے آپ یہ نظم تحریر فرماتے ہیں:۔)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"اور اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں اس مقابلے کے لئے طیار ہوں۔ اور اشتہار دینے کے لئے مستعد۔ بلکہ میں نے تو بارہ ہزار اشتہار شائع کر دیا ہے۔ بلکہ میں بلاتا بلاتا تھک گیا۔ کوئی پنڈت پادری نبرد آزمائی کے سامنے نہیں آیا۔ میری سچائی کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ میں اس مقابلے کے لئے ہر وقت حاضر ہوں۔ اور اگر کوئی مقابلہ پر کچھ نشان دکھلانے کا دعویٰ نہ کرے۔ تو ایک ایسا پنڈت یا پادری صرف اخبار کے ذریعہ یہ شائع کر دے۔ کہ میں صرف یکطرفہ کوئی امر خارق عادت دیکھنے کو طیار ہوں۔ اور اگر امر خارق عادت ظاہر ہو جائے۔ اور میں اس کا مقابلہ نہ کر سکوں۔ تو فی الفور اسلام قبول کروں گا۔ تو یہ تجویز بھی منظور ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۸)

دوسرا طریق خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وما دعاء الکفرین الا فی ضلل۔ کہ مقابلہ کے وقت کافروں کی دعا اکارت جاتی ہے۔ اور نیکوں کے مقابلہ میں کافروں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ انجیل میں بھی یہ بیان آیا ہے:۔

"ہم جانتے ہیں۔ کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا۔ لیکن اگر کوئی خدا پرست ہو۔ اور اس کی مرضی پر چلے تو وہ اس کی سنتا ہے۔" (یوحنا ۹/۳۱)

حضورؑ نے دعا کی قبولیت کے بارے میں بھی تمام مذاہب کو چیلنج دیا۔ کہ اگر تم اپنے مذہب کو خدا کے ہاں مقبول شدہ مانتے ہو۔ اور وہ واقعی ہے۔ تو خدا تمہاری دعاؤں کو سنے گا۔ اور قبول کریگا۔ اٹھو اور میرے بالمقابل دعا کرو۔ اور اس طرح اسلام اور دیگر مذاہب میں مقابلہ ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے ایک طریق بتایا۔ کہ چند ایسے مریض لو۔ جن کے متعلق ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہو۔ اور پھر ان کو قرعہ اندازی کے ذریعہ بانٹ لو۔ اور اپنے اپنے مریضوں کے لئے خدا کے ہاں صحت یابی کے لئے دعا کرو۔ معلوم ہو جائیگا کہ خدا کس کی سنتا ہے۔ لیکن کوئی مقابل پر نہ آیا۔

غرضیکہ آپؑ نے ہر طریق پر اسلام کا بول بالا کیا۔ اور دنیا نے جان لیا۔ کہ زندہ مذہب اسلام ہی ہے۔ باقی سب ہیچ اور مفضول ہیں۔ (باقی آئندہ)

(محمد عبداللہ متعلم مدرسہ احمدیہ)

پنجاب میں زیادہ تشدد آمیز قوانین کے اجراء کی توقع

پنجاب لیجس لیٹو کونسل کا جلسہ چودھری شہاب الدین کی صدارت میں ۱۶ جنوری کو منعقد ہوا۔ اکثر ممبروں نے رائے دی کہ پنجاب میں انارکسٹانہ جرائم کی سختی کے ساتھ روک تھام کیجائے۔ سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک کے لیڈر اور بعض اخبارات اور مجرموں اور انارکسٹوں کی تعریف کرنیوالے لوگوں کیوجہ سے ایسے جرائم کے ارتکاب کی ناپختہ دماغ نوجوانوں کو ترغیب ہوتی ہے۔ سر ہنری نے کہا۔ کہ اگر یہی حال رہا۔ تو بنگال کی طرح مشتبہ لوگوں کو جیل میں محبوس کرکے یا صوبہ سرحدی کے مانند مہلک حادثات کے قوانین جاری کرنے پڑینگے۔ سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ لاہور کے ایک دیسی اخبار نے ایک مسلمہ انقلاب پسند بھگوتی چرن کی موت پر اظہار تاسف کیا۔ اور کرنل سمپسن کے قاتل بوس کی موت پر اظہار رنج و افسوس کیا۔ ایسے اخبارات کا یہ رویہ نہایت خراب ہے۔ واقعی گورنمنٹ بھی حق بجانب ہے۔ اور مجبور ہے کہ اگر انارکسٹانہ جرائم میں کمی نہ ہوئی۔ تو گورنمنٹ سخت سے سخت قوانین جاری کرنے میں حق بجانب ہوگی۔

نقشہ سحری و افطاری رمضان المبارک ۱۳۴۹ھ

دن	رمضان	جنوری	اوقات سحری		اوقات افطار	
			گھنٹہ	منٹ	گھنٹہ	منٹ
بدھ	۸	۲۸	۶ بجکر	۳	۶ بجکر	۷
جمعرات	۹	۲۹	۶	۲	۶	۸
جمعہ	۱۰	۳۰	۶	۲	۶	۹
ہفتہ	۱۱	۳۱	۶	۱	۶	۱۰
اتوار	۱۲	فروری ۱	۶	۱	۶	۱۱
پیر	۱۳	۲	۶	۰	۶	۱۲
منگل	۱۴	۳	۶	۰	۶	۱۳
بدھ	۱۵	۴	۵	۵۹	۶	۱۴
جمعرات	۱۶	۵	۵	۵۹	۶	۱۵
جمعہ	۱۷	۶	۵	۵۸	۶	۱۶
ہفتہ	۱۸	۷	۵	۵۸	۶	۱۷
اتوار	۱۹	۸	۵	۵۷	۶	۱۸
پیر	۲۰	۹	۵	۵۷	۶	۱۹
منگل	۲۱	۱۰	۵	۵۶	۶	۲۰
بدھ	۲۲	۱۱	۵	۵۶	۶	۲۱
جمعرات	۲۳	۱۲	۵	۵۵	۶	۲۲
جمعہ	۲۴	۱۳	۵	۵۵	۶	۲۳
ہفتہ	۲۵	۱۴	۵	۵۴	۶	۲۴
اتوار	۲۶	۱۵	۵	۵۴	۶	۲۵
پیر	۲۷	۱۶	۵	۵۳	۶	۲۶
منگل	۲۸	۱۷	۵	۵۳	۶	۲۷
بدھ	۲۹	۱۸	۵	۵۲	۶	۲۸
جمعرات	۳۰	۱۹	۵	۵۲	۶	۲۹

نوٹ:۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم ٹیبل کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ جن صاحبان کی گھڑیاں ریلوے ٹائم کے خلاف ہوں۔ انکو اس نقشہ سے کام لینے کے لئے اپنی گھڑیاں ریلوے ٹائم کے مطابق درست کر لینی چاہئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۳۹ جلد ۱۵

ماہ رمضان المبارک میں فاروق بک ایجنسی قادیان کی کتابوں میں غیر معمولی رعایت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بے بہا خزانہ

صرف بیس سٹ

تبلیغ رسالت :- یعنے مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام - اس مجموعہ میں حضرت اقدس کے وہ نایاب لاجواب اشتہارات بڑی محنت سے تلاش کر کے ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کے کل اشتہارات کتابی صورت میں جمع کر دیئے ہیں - جو چار جلدوں میں ہیں - یہ وہ اشتہارات ہیں - جن کو زمانہ دیکھنے کیلئے بے قرار تھا - اور اگر ان کو کتابی صورت میں جمع نہ کر دیا جاتا - تو یہ حضور علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ضائع ہو جاتا - چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ ہے - جو ماہ رمضان میں صرف دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک میں ملیں گے - کوئی تعلیم یافتہ احمدی اس مجموعہ سے محروم نہ رہے - صرف ۲۰ سٹ اس کے رعایتی قیمت پر دیئے جائینگے ۔

غیر احمدیوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس ۲۰ سٹ

عشرہ سوالات کے جوابات ۸ ر - مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ ۸ ر - بحر حقیقت ۴ ر - النبوت فی الاحادیث ۶ ر - التقلید بجواب رسالہ قبر مسیح ۳ ر - احمدی نمبر اول مماثلت یہود ۲ ر مکمل سٹ کی مجموعی قیمت دو روپیہ - رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ۔

مولوی ثناء اللہ کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

علماء خلف عمدہ ۱ ر - فیصلہ خدائی ۷ ر - فیصلہ الٰہی ۵ ر ثنائی فرار ۷ ر - مرقع ثنائی ۴ ر - ثنائی ہرزہ درائی ۵ ر ثنائی ہفوات ۴ ر - مکمل سٹ کی مجموعی قیمت تین روپیہ رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنہ - علاوہ محصول ڈاک ۔

آریوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس ۲۰ سٹ

کیفیت دیدہ ۱ ر - چشمہ ہدایت ۵ ر - مشین گن ۴ ر - پیدائش عالم ۳ ر - صاعقہ ذوالجلال ۴ ر - رسالہ گوشت خوری ۲ ر ایک مسلمان کا پیغام ۲ ر - الحق دہلی ۱ ر - دھرمپال کا چھٹا ر گائے کی عظمت ۰ ر - تنبیہہ زباندراز ۱ ر - کلام الامام ویدوں کے سر بستہ راز ۴ ر - مکمل سٹ کی مجموعی قیمت دو روپیہ رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ۔

اہل پیغام کے رد میں رعایتی سٹ

صرف بیس ۲۰ سٹ

خلافت محمود و مصلح موعود ۸ ر - النبوۃ فی الالہام ۶ ر - ازہاق الباطل ۲ ر - مکمل سٹ کی مجموعی قیمت ایک روپیہ رعایتی آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک ۔

ماہ رمضان میں فاروق کے جدید خریدار کو انعام

جو دوست اس ماہ مبارک میں فاروق کی خریداری منظور فرمائینگے - ان کو ایک سال کی خریداری پر دو روپیہ کی اور چھ ماہ کی خریداری پر ایک روپیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں مفت بطور انعام دیجائینگی - بشرطیکہ چندہ پیشگی ادا کریں جو درخواست خریداری اس ماہ مبارک میں ارسال کرینگے ان کو تبلیغ رسالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات ابتداء ۱۹۰۱ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کا مجموعہ قیمتی ایک روپیہ آٹھ آنہ اور تنقید صحیح فرقہ بابیہ کے رد میں قیمتی ۸ ر - یہ دونوں کتابیں چار روپیہ بابت چندہ سالانہ فاروق ۱۳۳۱ھ چھ آنہ محصول ڈاک کتابوں کا جملہ چار روپیہ چھ آنہ میں وی پی بھی جائینگی - اسمیں کتابوں کی کوئی قیمت نہیں لیجائیگی اور چھ ماہ کی خریداری پر النبوۃ فی الالہام قیمتی چھ آنہ اور ہدایات زریں فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قیمتی دس آنہ جملہ ایک روپیہ کی دو کتابیں دو روپیہ پانچ آنہ میں بابت چندہ چھ ماہ و محصول ڈاک کتب انعامی کا وی پی ارسال ہوگا - اس میں کتابوں کی قیمت نہیں لی جائیگی - صرف چھ ماہ کا چندہ فاروق اور انعامی کتابوں کا محصول ڈاک ۵ ر وصول کیا جائیگا - لہذا احباب اس مبارک ماہ رمضان میں لیسے موقعہ سے پورا فائدہ حاصل کریں - اور اپنی لائبریریوں کو ان کتابوں سے مکمل فرمائیں ۔

فاروق کی خریداری پر ایک اور رعایت

جو دوست فاروق کیواسطے چار خریدار نئے سالانہ چندہ ادا کرنے والے اس ماہ میں عطا فرمادینگے - ان کو سال بھر تک فاروق مفت بلا کسی چندہ کے ملتا رہیگا - اور ان چاروں خریداروں کو خریداری سالانہ پر دو - دو روپیہ کی انعامی کتب حسب تجویز مندرجہ صدر بطور انعام الگ الگ دی جائینگی اسلئے دوست کوشش فرما کر چار نئے خریدار جو چار روپیہ سالانہ چندہ ادا کریں - عطا فرما کر اس مزید رعایت سے مستفید ہوں - اور اگر چھ ماہ کی خریداری والے چار خریدار دینگے - تو اس پر بھی خریدار دینے والے صاحب کو چھ ماہ تک فاروق مفت بھیجا جائیگا - اور نئے خریداروں کو ایک روپیہ کی انعامی کتب حسب تجویز بالا بطور انعام بھی دیجائینگی محصول ڈاک کتابوں کا بذمہ خریداران ہوگا ۔

نوٹ نمبر ۱ :- ہر ایک سٹ صرف بیس کی تعداد تک رعایتی قیمت پر دیا جائیگا - اس سے زائد درخواستیں منظور نہ ہونگی

نوٹ نمبر ۲ :- ہر ایک سٹ مکمل منگانا ہوگا - الگ الگ اگر کوئی کتاب منگائینگے - تو پوری قیمت پر ملیگی ۔

نوٹ نمبر ۳ :- جو خریداران تمام مندرجہ بالا سٹ کی کتابوں میں کچھ تغیر و تبدل کرنا چاہیں - تو وہ انہی سٹوں کی کتابوں سے تبدیل کر کے اپنے لئے کوئی مکمل سٹ منگا سکتے ہیں بشرطیکہ ...